Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | منگل۔ ۲۹۔ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ، ۲۰۔ وفا ۱۳۷۲ہش، ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶۱

عبادت

انسان کو اور جنّ کو پیدا کیا ہے تو عبادت کی غرض سے کیا ہے۔ پس اگر انسان کی پیدائش کی غرض ہی پوری نہ ہو تو باقی ساری باتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اسی جماعت سے تعلق ہے اور اسی سے رہے گا جو اس کی عبادت کا حق ادا کرتی ہے اور جب تک وہ یہ حق ادا کرنے کی کوشش کرتی رہے گی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کے فضل اور اس کی نصرتیں ایسی جماعت کے شامل حال رہیں گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاحِ دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلامِ الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاقِ فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو۔ کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوّت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی زبان سے قیل و قال کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ۴۲)

اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اسیرانِ راہِ مولیٰ کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ ساہیوال کیس کے اسیران کی اسیری کو نو سال ہو رہے ہیں۔ ان میں مربی سلسلہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب بھی شامل ہیں۔ ان کے بیٹے عزیز خالد الیاس کی صحت یابی اور ذہنی و جسمانی ترقیات کے لئے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔
خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

رحمتوں کے نزول کا ذریعہ

درود بھی درد سے نکلا ہوا ہے۔ یعنی خاص درد، سوز، گداز اور رقّت سے خدا کے حضور التجا کرنی کہ اے مولا تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرتؐ کو عطا کر۔ ہم کر ہی کیا سکتے ہیں اور کس طرح سے آپکے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں بجز اس کے کہ تیرے حضور میں التجا کریں کہ تو ہی آپ کو ان سچی محنتوں اور جانفشانیوں کا سچا بدلہ جو تو نے آپکے واسطے مقرر فرما رکھا ہے اور وعدہ کر رکھا ہے وہ آپکو عطا فرما۔ انسان جب اس خاص رقّت اور حضورِ قلب اور تڑپ سے گداز ہو ہو کر آپکے واسطے دعائیں کرتا ہے تو آنحضرتؐ کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور خاص خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے اور پھر اس دعا گو درود خواں کے واسطے بھی ادھر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

اپنے ربّ کی طرف جھکو

از حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

دنیا میں جس چیز پر چاہو نگاہ ڈالو۔ سورج چاند اور آسمانوں کے ستارے۔ درخت جھاڑیاں اور پھولوں کے پودے۔ لعل و جواہر۔ زمرد۔ یاقوت کوئلے کا پتھر یا چونے کا پتھر یا زمین کے سارے ذرّے اور ان ذرّوں میں چھپی ہوئی ایٹمی توانائی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے مسخر کی ہوئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا ارادہ کرے اور جس کا وہ فیصلہ کرے۔ اور یہ خادم رب یہ کسی انسان کو کوئی مضرت اور کوئی دکھ اور کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اس کا ارادہ دکھ پہنچانے یا ایذا دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہو اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے۔ یہ تمام اشیاء یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں۔ انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی کی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے لیکن بہت سے ایسے بدقسمت انسان بھی ہوتے ہیں جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی ایذا کے درپے ہو جاتی ہیں۔ وہ اسے دکھ پہنچانے لگتی ہے اسے زندگی اور حیات سے دور کر دیتی ہے اور اسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اسے لگا دیتی ہے۔ جسمانی دکھ یا تکالیف ہوں۔ یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیت تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ تیری حفاظت میں نہ آجائیں جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شاملِ حال نہ رہے جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے

(فرمودہ ۴ر اکتوبر ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰- وفا ۱۳۷۲ ہش ۔۔۔ ۲۰- جولائی ۱۹۹۳ء

بحران کا حل ـ انتخابات

پودا اُگتا ہے۔ زمین سے باہر آتا ہے۔ تو ہمیں اس کے وجود کا احساس ہوتا ہے اور ہم پودے کے اُگنے کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اس سے کچھ عرصہ قبل بھی زمین کے اندر نشوونما پا رہا تھا۔ بیج بویا گیا۔ وہ پھوٹا اور پودے کی صورت میں ظاہر ہُوا۔

کہا تو یہ جاتا ہے کہ پاکستان میں سیاسی بحران گذشتہ تین چار ماہ سے پیدا ہُوا تھا۔ لیکن اس کی مثال بھی پودے ہی کی سی ہے۔ اس کا بیج پہلے سے سیاسی زمین میں بویا جا چکا تھا۔ کچھ وقت اس نے پودا بننے کی تیاری میں لیا۔ اور پھر ہلکی اور پتلی سی کونپل ظاہر ہوئی۔ جب اس میں کسی قدر سختی آئی تو کہا جانے لگا کہ بحران ہے۔ اگرچہ نہ ماننے والوں نے تو آخیر تک یہ بات مانی ہی نہیں کہ کوئی بحران تھا۔

اس بحران کا بیج دراصل اس وقت بویا گیا تھا۔ جب ۱۹۹۰ء کے انتخابات کے سلسلہ میں یہ کہا جانے لگا تھا کہ انتخابات کے نتائج دھاندلی کا نتیجہ ہیں۔ حزب اختلاف نے اسمبلی (قومی) کو جعلی اور اسی قسم کے کئی اور نام دئیے۔ کبھی اس کے استعفےٰ دینے کی بات کی اور کبھی کہا کہ جمہوریت کی بقا کے لئے ان جعلی اسمبلیوں میں بیٹھنا قبول کیا۔

یہ بحران کا بیج تھا۔ کچھ دیر اس نے صرف مخالفانہ آواز کا تاثر دیا اور پھر جب یہ سیاسی زمین سے پھُوٹ نکلا تو پتہ چلا کہ بحران ہے۔ اور پھر یہ بحران تیزی سے بڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ کاروبار حکومت پر بُری طرح اثر انداز ہُوا۔

گویا کہ بحران شروع ہُوا انتخابات کے نتائج سے۔ ایک ایسی بات سے جسے بحرانوں کا حل سمجھا جاتا ہے۔

اب پھر انتخابات ہوں گے۔ ہماری دعا ہے۔ اور ہم یہ دعا شب و روز کرتے رہیں گے کہ اب ہونے والے انتخابات واقعی بحرانوں کا حل ثابت ہوں۔ اور ملک کو استحکام ملے اور سب لوگ خوشحالی سے حصہ وافر پانے والے ہوں۔

جمہوریت کا استحکام ہو اور جمہوریت بھی عوام الناس کے دکھوں کا مداوا کرنے والی ہو نہ کہ صرف ووٹ حاصل کرنے کے بعد لوگوں کو بھول جانے والی۔

ہماری دعائیں ملک و قوم کی بہبود کے لئے جاری رہیں گی۔

محبّتوں کے سفیر بن کر خدا کی دنیا میں پھیل جاؤ
بھڑک رہی ہے جو آگ چاروں طرف اسے پیار سے بجھاؤ
حیات کی وادیوں میں لگتا ہے موت اب دندنا رہی ہے
پکارتی ہیں تمام رُوحیں کہ لاؤ آبِ حیات لاؤ

ـــــ ابوالاقبال

پھُولوں کی تمنّا ہے تو کانٹوں پہ نظر رکھ
راحت کا تقاضا ہے تو غم کی بھی خبر رکھ

بانٹی ہے گھٹاؤں نے مئے ناب سبھی کو
میرے بھی لئے کچھ تو مرے دیدۂ تر، رکھ

ڈالوں نہ ستاروں پہ کمندیں تو کروں کیا
خود بھی تو کبھی تو مرے دامن میں گہر رکھ

دے کون مجھے داد مرے حُسنِ طلب کی
مَیں کس سے کہوں، میری دعاؤں میں اثر رکھ

مَیں وقت کے دھارے پہ بہا جاتا ہوں دن رات
اے گردشِ دوراں! مری منزل پہ نظر رکھ

دیوار ہی دیوار کو گھر کہہ نہیں سکتے
یہ گھر ہے تو دیوار میں کچھ روزن و در رکھ

مظلوم کو الزام نہ دے جور و ستم کا
الطاف کی گردن پہ نہ یوں تیغ و تبر رکھ

اخلاق کی اقدار کو جو روند رہے ہیں
دہلیز پہ اُن کی نہ کبھی کاسۂ سر رکھ

اس راہگذر میں نہ اِدھر اور نہ اُدھر دیکھ
رفتار کی میزان میں تُو ذوقِ سفر رکھ

بدلیں گی نسیمؔ آپ ہی راتوں کی فضائیں
تُو شام کی آغوش میں انوارِ سحر رکھ

نسیمؔ سیفی

"پہلا زینہ عجز اور انکساری میں رکھا گیا ہے۔ جس کا قدم پہلے زینہ پر نہیں پڑتا وہ کسی بلندی تک نہیں پہنچے گا۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

تمہیں اپنے دلوں میں سے ہر قسم کی نمود کا خیال مٹا کر کام کرنا چاہیئے بڑ بولا ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہوتی حضرت عائشہ رضی نے ایک دفعہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ تیز کلامی میں مشغول ہیں۔ صحابہ رضی چونکہ سادہ کلام کرنے کے عادی تھے۔ اس لئے حضرت عائشہ رض نے یہ معمولی فقرہ فرما دیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باتیں کرتے دیکھا ہے آپ تو اس طرح تیز تیز باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔ اب ایک نیک شخص اور صاحب ایمان کو یہ فقرہ بالکل کاٹ دینے والا ہے اور وہ اسی سے سمجھ سکتا ہے کہ کس رنگ میں گفتگو کرنی چاہیئے تو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان کے رس میں ساری کامیابی ہے۔ حالانکہ اصل چیز باتیں کرنا نہیں بلکہ کام کرنا ہے۔ مگر میں انہیں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں یعنی یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کو بھی اور ان مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی جو میرے اس خطبہ کے نتیجہ میں قائم ہوں۔ کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ان کا تعداد پر بھروسہ نہ ہو بلکہ کام کرنا ان کا مقصود ہو۔ یہ بات میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ لیکن آج مجھے اس طرف خاص توجہ اس لئے ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک عہدہ دار کی مجھے چٹھی ملی ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے اس مجلس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے اور بعض لوگ جو پہلے اس میں شامل تھے وہ اب پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ حالانکہ اس بات پر بجائے رنجیدہ ہونے کے انہیں خوش ہونا چاہیئے تھا کیونکہ میری تعلیم یہی ہے کہ کام کرنے والے چاہئیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ محض تعداد بڑھانے کے شوق میں نااہلوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ ہم سے زیادہ تعداد (اوروں) کی ہے۔

پس اگر تعداد کی زیادتی پر ہی مدار رکھا جائے۔ تو پھر تو انسان کو باطل کی طرف جھکنا پڑتا ہے حالانکہ نیک کام ہمیشہ نیک بنیاد سے ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سوال نہیں کہ تمہارے دس ممبر ہیں یا بیس یا پچاس یا سو۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک سیکرٹری یا پریذیڈنٹ ہی کبھی ہاتھ میں لے اور گلیوں کی صفائی کرتا پھرے یا لوگوں کو (عبادت) کے لئے بلائے یا کوئی غریب بیوہ جس کے گھر سودا لا کر دینے والا کوئی نہیں اسے سودا لا کر دے دیا کرے تو بے شک پہلے لوگ اسے پاگل کہیں گے۔ مگر چند دنوں کے بعد اس سے باتیں کرنی شروع کر دیں گے۔ پھر انہیں میں سے بعض لوگ اسے نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی آپ کے کام میں شریک ہو جائیں اس طرح وہ ایک سے دو ہوں گے دو سے چار ہوں گے اور بڑھتے بڑھتے ہزاروں نہیں لاکھوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ تو نیک کام کرتے وقت کبھی یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ کتنے آدمی اس میں شریک ہیں اگر وہ کام جسے تم کرنا چاہتے ہو واقعہ میں نیک اور پسندیدہ ہے تو تھوڑے ہی دنوں میں تم ایک سے دس ہو جاؤ گے۔ پھر دس سے سو ہو گے اور سو سے ہزار ہو جاؤ گے کیونکہ نیک کام اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ آجکل یورپ میں ایک بہت بڑی انجمن ہے جس کی نہ صرف یورپ میں بلکہ سارے ایشیا میں شاخیں ہیں۔ روٹری کلب اس کا نام ہے اور لاکھوں اس کے ممبر ہیں۔ یہ کلب امریکہ سے شروع ہوئی تھی۔ پہلے اس میں صرف تین آدمی شامل تھے۔ لوگ ان سے مخول کرتے۔ انہیں پاگل اور احمق قرار دیتے۔ مگر وہ خاموشی سے اپنے کام میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ سال دو سال کے بعد سات آٹھ ممبر ہو گئے اور پھر تین چار سال کے بعد تو سینکڑوں تک نوبت پہنچ گئی۔ اب اسے قائم ہوئے غالباً بیس پچیس سال گزر چکے ہیں۔ اور اس کے لاکھوں ممبر یورپ اور ایشیا میں موجود ہیں۔ تو یہ خیال پیدا ہو جاتا کہ ہماری مجلس میں کم آدمی شامل ہیں۔ زیادہ شامل ہونے چاہئیں۔ یہ بھی بتاتا ہے کہ مخفی طور پر دل میں شہرت کی خواہش ہے۔ ورنہ مقصد ہو تو تعداد کا خیال بھی دل میں نہ آئے۔ اور میں تو سمجھتا ہوں بجائے اس کے کہ وہ تعداد بڑھانے کے شوق میں کام نہ کرنے والوں کو اپنے اندر شامل کریں جنہیں بعد میں نکالنا پڑے۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ صرف کام کرنے والوں کو اپنے اندر شامل کیا جائے۔ اور جو کام کرنے کا شوق نہیں رکھتے۔ انہیں شامل نہ کیا جائے۔ کیونکہ اندر سے گند کا نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن باہر سے گند نہ آنے دینا بہت آسان ہوتا ہے۔ پس ان کو اپنے نمونہ سے ایک نیک مثال قائم کرنی چاہیئے۔ پھر خود بخود نوجوانوں کے دلوں میں تحریک پیدا ہو گی۔ اور وہ بھی ان کے کام میں شریک ہونے کی خواہش کریں گے کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ باوجود کام کرنے کے یہ زندہ اور ہشاش بشاش ہیں پھر ہمارا کیا بگڑتا ہے۔ اگر ہم بھی کام کریں اور نیک نامی حاصل کریں۔ دنیا میں کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم نے اتنا وقت فلاں کام کے لئے دے دیا ہے۔ تو دوستوں سے گپیں ہانکنے کے لئے ہمارے پاس کوئی وقت نہیں رہے گا۔ اور اس طرح ہماری ساری بشاشت اور زندہ دلی ماری جائے گی۔ مگر جب وہ دیکھتے ہیں کہ کام کرنے والوں کے چہرے بھی ویسے ہی ہشاش بشاش ہیں اور پھر زائد بات یہ ہے کہ انہیں لوگوں میں نیک نامی حاصل ہے تو پھر وہ بھی سمجھتے ہیں کہ دوستوں میں بیٹھ کر دو دو چار چار گھنٹے گپیں ہانکنے کی نسبت یہ بہتر ہے کہ خدمت خلق کا کوئی کام کیا جائے۔

پس افراد کا ان کو کوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ جو شخص ان کی مجلس میں شامل نہیں ہوتا اس کے متعلق انہیں کوئی شکوہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنا عملی نمونہ بہتر سے بہتر دکھانا چاہیئے۔ اگر تم نوجوانوں کے لئے کامل نمونہ بن جاؤ تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ تم سے نہ ملیں۔ وہ اگر نہ ملیں تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ تمہارے نمونہ میں کوئی نقص ہے۔ یہاں بھی اور باہر کی جماعتوں میں بھی کئی غرباء ہوتے ہیں۔ کئی بیمار ہوتے ہیں جنہیں کوئی دوائی لا کر دینے والا نہیں ہوتا۔ کئی بیوائیں ہوتی ہیں جنہیں سودا سلف لا کر دینے والا کوئی نہیں ملتا۔ آخر یہ کتنی بے شرمی کی بات ہے کہ ایک شخص بازار میں کسی دکان پر یا اپنے کسی دوست کے مکان پر بیٹھ کر دو دو تین تین گھنٹے گپیں مارتا چلا جاتا ہے۔ مگر جب اسے کہا جاتا ہے کہ آؤ اور خدمتِ خلق کے لئے تھوڑا سا وقت دو۔ تو وہ کہنے لگ جاتا ہے کیا کروں۔ بڑا کام ہے۔ ذرا بھی فرصت نہیں ملتی۔ حالانکہ جس وقت وہ گپیں مار رہا ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے نہایت ہی قیمتی وقت کا خون کر رہا ہوتا ہے۔ اسی وقت اس کے محلہ میں ایک بیوہ عورت کے بچے بلک بلک کر رو رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہوتا جو اسے آٹا لا کر دے۔ یا دال لا کر دے۔ آخر یہ لوگ خدا کو کیا جواب دیں گے کیا جس وقت وہ یہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔ اس وقت خدا یہ نہیں کہے گا کہ تیرے پاس دو گھنٹے گپیں ہانکنے کے لئے تو تھے مگر تجھے پندرہ منٹ کی فرصت نہیں تھی کہ تو اس بیوہ کے بچوں کے لئے سودا لا کر دے دیتا۔ تو تم اپنا عملی نمونہ جس وقت لوگوں کے سامنے پیش کرو گے۔ یہ ناممکن ہے کہ لوگ تم میں شامل ہونے کی خواہش نہ کریں۔

(فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ ناصرہ بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم شیر علی صاحب)

○ محترمہ ناصرہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم خالد محمود صاحب مکان نمبر ۶۲/۵ محلہ ناصر آباد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم شیر علی صاحب ولد امام دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۲۸/۱ محلہ دارالیمن ربوہ برقبہ دس مرلہ شرعی حصص کے مطابق ان کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔	محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ (زوجہ خیر دین صاحب)	
۲۔	" ناصرہ بی بی صاحبہ	دختر
۳۔	" نصرت بی بی صاحبہ	۔۔"۔۔
۴۔	" مسرت نذیر صاحبہ	۔۔"۔۔
۵۔	مکرم بشارت احمد صاحب	پسر
۶۔	" حفاظت احمد صاحب	۔۔"۔۔
۷۔	" شرافت احمد صاحب	۔۔"۔۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۳۰۔ جون ۱۹۹۳ء

Re-living the past

Increasingly, the country's politics looks like an unmitigated disaster. A great deal has happened over the past two days to suggest that the situation will persist, and might even worsen. The Lahore High Court verdict on Monday to restore the Punjab Assembly was followed by the advice of the Chief Minister, Mian Manzoor Wattoo, to the Governor, Altaf Hussain, to dissolve the Assembly. This he promptly accepted. Which in turn led a distraught government of Mian Nawaz Sharif to seek ways and means to impose central rule in the province. At the joint session of Parliament, which had originally been called to discuss rules and procedures of joint sittings and to constitute committees for this purpose, the government moved a resolution under article 234 of the Constitution to ask the President to proclaim emergency in the Punjab. Despite sharp criticism and filibustering tactics by the Opposition, the resolution was passed supported by 145 members of the two houses of Parliament. Seven voted against the resolution. The PDA walked out.

What does all this mean? Certainly, more political trouble, making the future look more uncertain than it already is. The Opposition is exceedingly bitter about the manner in which the government steamrolled the resolution in the joint sitting, initially keeping them in the dark about the real agenda of the session. For the government, which sees securing the Punjab a test case of its political strength, the second dissolution of the provincial assembly is the proverbial red rag. Its spokesmen claim that the Opposition is still trying to destabilise the federal government by creating problems in the politically most powerful province of the country. For all intents and purposes, both are at daggers drawn with each other. The stage seems set for another head on clash.

But the saddest part of this sorry situation is that there is nothing inevitable about it. The roots of the current political conflict lie in a ceaseless struggle for unbridled power that has all along been the hallmark of political conduct. That the pursuit of such aims pushed democracy over the edge in the past seems to be a lesson our political leaders are unwilling to learn. That however does not change the reality that this tussle between the government and the opposition is setting the stage for a tragic repeat of history.

The News International, Wednesday, June 30, 1993

یہ کہ ملکی سیاست ایک نہ کم ہونے والی آفت کی صورت اختیار کر رہی ہے یہ بات بڑھتی ہی نظر آتی ہے۔ گذشتہ دو روز میں بہت کچھ وقوع پذیر ہو گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کیفیت جاری رہے گی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہو جائے گی۔ لاہور ہائیکورٹ کا سوموار کے روز فیصلہ کہ پنجاب اسمبلی بحال کی جاتی ہے۔ اس کے بعد چیف منسٹر میاں منظور وٹو نے گورنر الطاف حسین کو مشورہ دیا کہ اسمبلی کو برطرف کر دیا جائے۔ جو انہوں نے فوری طور پر منظور کر لیا۔ جس کے نتیجہ میں میاں نواز شریف کی حکومت نے ایسے طریقے ڈھونڈنے چاہے کہ صوبہ پر مرکز کی حکمرانی قائم ہو جائے۔ پارلیمنٹ کے جوائنٹ سیشن نے جسے بنیادی طور پر اس لئے بلایا گیا تھا کہ جوائنٹ سیشن کے لئے طریق کار پر غور کیا جائے اور اس مقصد کے لئے کمیٹیاں بنائی جائیں۔ حکومت نے دستور کے آرٹیکل ۲۳۴ کے تحت ایک ریزولیوشن پاس کرتے ہوئے صدر سے کہا کہ وہ پنجاب میں ایمرجنسی لگائیں۔ اگرچہ اس پر بہت زیادہ تنقید کی گئی اور اپوزیشن نے رکاوٹ کے لئے کئی طریقے استعمال کئے۔ ریزولیوشن ۱۴۵ افراد کی طرف سے منظور کر لیا گیا۔ یہ ۱۴۵ افراد پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ سات اراکین نے اس کے خلاف ووٹ دیا۔ پی۔ ڈی۔ اے نے اس موقع پر واک آؤٹ کیا۔

اس سب کچھ کا کیا مطلب ہے؟ یقینی طور پر مزید سیاسی مشکلات۔ مستقبل کو زیادہ غیر یقینی بنانا۔ اس سے جتنا کہ وہ پہلے ہی ہے۔ حزب اختلاف اس سلسلے میں بہت زیادہ تلخی محسوس کرتی ہے کہ حکومت نے اس ریزولیوشن کو کس طرح اور کتنی جلدی سے جوائنٹ سیشن میں منظور کر لیا۔ ابتدائی طور پر اس غرض سے انہیں اندھیرے میں رکھا گیا۔ یعنی انہیں حقیقی ایجنڈے کی اطلاع ہی نہیں دی گئی۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے جو یہ چاہتی ہے کہ پنجاب کو سیاسی مضبوطی کا ٹیسٹ کیس بنایا جائے۔ صوبہ کی اسمبلی کی یہ دوسری برطرفی بالکل ویسی ہی ہے جیسی کہ سرخ کپڑا دکھانا۔ یہ بات محاورے کے طور پر استعمال کی جاتی اس کے نمائندے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حزب اختلاف اب بھی وفاقی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور ایسا وہ سب سے زیادہ طاقتور صوبے میں مسائل پیدا کر کے کرتی ہے دونوں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ اور ایسا لگتا ہے کہ ایک اور تصادم کے لئے تیاری ہو چکی ہے۔

سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ کوئی بات بھی اس وقت انہونی نہیں۔ موجودہ سیاسی جھگڑے کی بنیاد اس نہ ختم ہونے والی جدوجہد میں پائی جاتی ہے جو طاقت حاصل کرنے کے لئے دیر سے چلا آرہا ہے اور جو سیاست کا رویہ بن گیا ہے۔

یہ کہ ایسے مقاصد کے حصول میں جمہوریت کو ماضی میں ایک طرف پھینک دیا تھا۔ ایک ایسا سبق ہے جو ہمارے سیاسی لیڈر حاصل نہیں کرنا چاہتے۔ یہ بات بہرحال اس حقیقت کو بدل نہیں سکتی کہ تاریخ کے خطرناک حصے کو دہرانے کے لئے سٹیج لگ چکی ہے۔

یہ نیوز انٹرنیشنل کے ۳۰۔ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے کا ایک اداریہ ہے۔

دی نیوز انٹرنیشنل
۵۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Cheating in examinations

From Viqar-ul-Mulk Khattak

I felicitate the Board of Intermediate and Secondary Education Peshawar on the peaceful conclusion of the recently held Intermediate Examination which was conducted in an extremely cordial atmosphere. Not a single untoward incident was reported from any centre of the Board's jurisdiction. Adequate measures were taken to minimise chances of employing unfair means.

Cheating has become a national problem. It is like a cancer eating into the roots of our society and has played a significant role in the overall decline of our educational standards. It has limited all scope for merit and competence among students. The major share in this goes to the teacher—the custodian of the system. Teachers are involved in most of the cases and encourage cheating in different ways. If appropriate steps are not taken to stop this epidemic from further escalation, it can take a catastrophic shape.

The following measures are suggested in this connection:

- Honest, dedicated and conscientious supervisory staff is the foremost pre-requisite for the smooth conduct of any examination. At least the Superintendent should be a man of integrity. His or her honesty must be above board. It is not a difficult job to find two hundred scrupulous persons throughout the province.
- The old pattern of the question papers should be changed altogether. It must be given a new and modern touch so as to cater to the needs of the ever-changing world.
- All heads of educational institutions should be ordered to ban entrance of outsiders to the institution with the help of the law-enforcing agencies during the examination. Nowadays examinations are mostly marred by outsiders. The supervisory staff can cope with the insiders.

If cheating in examinations is checked by these means, it will be the brightest chapter in the history of our educational system.

Pabbi

The News International, Monday, July 5, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۵۔ جولائی ۱۹۹۳ کے شمارے میں خطوط کے کالم میں وقار الملک خٹک صاحب کہتے ہیں کہ میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پشاور کو انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے امن وامان کی فضا میں انعقاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ امتحانات نہایت اچھی فضا میں منعقد کئے گئے ہیں۔ ایک بھی کوئی ایسا واقعہ سامنے نہیں آیا جسے ناخوشگوار کہا جا سکے اور کسی بورڈ کے احاطہ اقتدار سے ایسی بات سامنے نہیں آئی۔ غلط ذرائع استعمال کرنے کے مواقع کو کم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کم کرنا یقینی بنایا گیا۔

چیٹنگ ہمارا ایک قومی مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ ایک کینسر کی طرح ہے جو ہمارے معاشرے کی جڑوں کو کھاتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس نے ہمارے تعلیمی نظام کو کم کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ میرٹ کے لئے تمام راستے بند کئے ہیں اور طلباء کا آپس میں زیادہ بہتر طریق پر اپنے آپ کو پیش کرنا ہی ممکن نہیں رہا۔ اس کا سب سے زیادہ حصہ تو اساتذہ کی جھولی میں پڑتا ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو اسی سسٹم کے کسٹوڈین ہیں۔ بہت سے کیسز بعض میں چیٹنگ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے وہ بھی مختلف طریقوں سے اساتذہ ہی کے نام لگتی ہے۔ اس وباء کو روکنے کے لئے مناسب اقدامات نہ کئے گئے تو یہ ہمارے لئے بڑھتے بڑھتے ایک بہت بڑی مصیبت بن سکتی ہے اس سلسلے میں درج ذیل اقدامات تجویز کئے جاتے ہیں۔

دیانت دار، لگن سے کام کرنے والا اور باضمیر نگران سٹاف انتہائی ضروری ہے۔ بلکہ امتحانات کے بہتر طریق پر لئے جانے کے لئے یہ پیشگی شرط ہے کم از کم سپرنٹنڈنٹ تو ایک ایسا شخص ہونا چاہیئے جس کی انگریزی مسلمہ ہو۔ وہ مرد ہو یا عورت اس کی دیانتداری ظاہر و باہر ہو۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ سارے صوبے میں اس قسم کے متعدد افراد کو تلاش کر لیا جائے۔ سوالوں کا پرانا طریق پورے طور پر بدل دیا جانا چاہیئے۔ اور اسے ایک نیا رنگ دیا جائے۔ تا کہ ہمہ وقت بدلتی ہوئی دنیا کے ساتھ ساتھ چلا جا سکے۔

تمام تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ دوسرے لوگوں کو امتحانی مراکز میں داخل نہ ہونے دیں اور ایسا قانون لاگو کرنے والی ایجنسیوں کے ذریعے امتحانات کے دوران کیا جا سکتا ہے۔ آجکل امتحانات کو زیادہ تر بیرونی لوگ خراب کرتے ہیں جہاں تک اندرونی کیفیت کا تعلق ہے اسے تو سپروائزر قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ اگر امتحانات میں ان ذرائع سے چیٹنگ کو چیک کیا جائے تو یہ ہمارے نظام تعلیم کی تاریخ کا نہایت روشن باب ہوگا۔

یہ خط پنڈی سے لکھا گیا۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۶۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Promoting Urdu

From Mohammad Aslam Sheikh

It was very heartening to read the statement of the Punjab Education Minister, Riaz Fatiana, in The News of June 23, that the government had made it optional for the candidates of Punjab Public Service Commission examinations to take them either in English or Urdu. It was a longstanding demand of the candidates but it is unfortunate that this decision has been taken so late.

As acknowledged by the Minister, most of the candidates were educated in Urdu-medium schools, an overwhelming majority of educated youth was unable to compete in such examinations owing to lack of command over English, although most of them happen to have a good knowledge of the subject.

This has also segregated society into two groups, i.e., ruling and the ruled, and "Urdu medium" has become an invective. I have read complaints of students being awarded less marks for attempting the Islamiat paper in Urdu rather than in English.

The assertion of some "senior educationists" in the last lines of the news report that this decision would not be of much use since there is acute shortage of academic material in the national language, is untenable. Once students start taking these examinations in the national language, publishers will also start producing translated versions of the required material because "will itself creates the way."

The real problem is that successful candidates when posted to various departments will have to grapple with English again. As a legacy of the colonial era, English has penetrated our national life and it is not easy to stamp it out overnight. While our Oxonians and Aitchisonians are in power, it is very difficult because they do not want the middle and lower class to stand by themselves and share their status. Instructions to government departments were already issued by the Establishment Division to replace Urdu by English but to no avail. What is needed are stricter measures to get these instructions implemented.

After all, countries like China have made progress in all fields while retaining their national language. I am at a loss to understand that while all our official/judicial correspondence is in English, the majority of our knowledge seekers is taught Urdu which is called our national language. If it is our national language then it should be adopted in all spheres of life, otherwise it should be discarded and replaced by English.

Rawalpindi

The News International, Tuesday, July 6, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۶ جولائی ۹۳ء کے شمارے میں محمد اسلم شیخ خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:-

پنجاب کے وزیر تعلیم ریاض فتیانہ کا یہ بیان دی نیوز کے ۲۳ کے شمارے میں پڑھ کر بڑی حوصلہ افزائی ہوئی کہ حکومت نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحانات کے لئے یہ اجازت دے دی ہے کہ جوابات انگریزی میں لکھے جائیں یا اردو میں۔ طلباء کا یہ ایک بہت پرانا مطالبہ تھا جو افسوس ہے کہ بڑی دیر کے بعد پذیرائی حاصل کر سکا۔ وزیر موصوف نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بہت سے امیدوار اردو میڈیم سکولوں سے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اور ان کی اکثریت ان امتحانات میں مقابلہ کی اہل نہیں ہوتی۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ انگریزی پر ان کا کمانڈ بہت کم ہوتا ہے اگرچہ ان میں سے اکثر موضوع کے لحاظ سے خاصی آگاہی رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے سوسائٹی کو دو حصوں میں تقسیم ہونا پڑا ہے۔ حکمران اور وہ لوگ جن پر حکمرانی کی جاتی ہے اردو میڈیم کو اس کا نقصان اٹھانا پڑا۔ میں نے طلباء کی شکایات پڑھی ہیں کہ انہیں اسلامیات کا پرچہ انگریزی کی بجائے اردو میں حل کرنے کی وجہ سے کم نمبر ملے ہیں۔ بعض سینئر ماہرین تعلیم نے آخری سطور میں جو اس رپورٹ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ زیادہ مفید ثابت نہیں ہو گا۔ کیونکہ قومی زبان میں تعلیمی مواد کی بہت کمی ہے۔ یہ ملتا ہی نہیں ہے۔ جب طلباء اس طرح امتحان دینے لگیں گے یعنی اپنی قومی زبان میں تو پبلشرز کو اس بات کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ ضرورت کے مطابق مواد شائع کرنا شروع کر دیں گے۔ کہتے ہیں کہ جہاں ارادہ ہو راستہ خود ہی سامنے آجاتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو امیدوار کامیاب ہوں گے جب ان کی مختلف محکموں میں تقرری کی جائے گی۔ تو وہاں بھی انہیں انگریزی سے واسطہ پڑے گا۔ کیونکہ نوآبادیاتی زمانے کا یہ ورثہ یعنی انگریزی زبان ہماری قومی زندگی میں نفوذ کر گئی ہے اور اسے راتوں رات بدل دینا مشکل ہے۔ جبکہ ہمارے آکسفورڈ کے پڑھے ہوئے اور ایچی سن کے تعلیم یافتہ اقتدار میں ہیں تو ایسا ہونا اور بھی زیادہ مشکل ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ مڈل اور لوئر کلاس کے لوگ ان کے شانہ بشانہ بڑھیں اور ان کے سٹیٹس میں شریک ہو جائیں۔ حکومت کے محکموں کو تو اس سلسلے میں پہلے ہی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں اور یہ ہدایات اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے جاری کی ہیں کہ انگریزی کی جگہ اب اردو کو دی جائے۔ لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اقدامات اس سے بھی زیادہ سخت ہوں اور ہدایات پر عمل کروا دیا جائے۔ اور پھر ایسے ممالک مثلاً چین آخر چین جیسے ممالک نے زندگی کے تمام شعبوں میں ترقی کی ہے اور یہ اسکے باوجود کہ انہوں نے اپنی قومی زبان کو قائم رکھا ہے۔ میں یہ بات نہیں سمجھ سکتا کہ جب کہ ہمارے تمام سرکاری اداروں اور عدلیہ کی خط و کتابت انگریزی میں ہوتی ہے تو ہمارے علم حاصل کرنے والوں کی اکثریت کی تعلیم اردو میں کیوں ہوتی ہے۔ جسے ہم اپنی قومی زبان کہتے ہیں۔ اگر یہ ہماری قومی زبان ہے تو اسے زندگی کے تمام شعبوں میں اپنایا جانا چاہیئے۔ ورنہ اس کو ترک کر دیا جائے۔ اور اسکی جگہ انگریزی کو دے دی جائے۔

ڈان

۶۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Before it's too late

I can't forget my meeting along with my father on March 7, 1971 with Mr. Mushtaq Ahmed Yousufi who was then Managing Director of The Australasia Bank. We had approached him to seek his advice on certain matters against the backdrop of the deteriorating conditions of East Pakistan.

On a specific question, Mr. Yousufi said "Haji Sahib on 1st March, killing of 5 to 10 people could have saved the situation: on 3rd/4th March, it could have been saved with 50/100 people's life but now (i.e. 7th March) it's too late and even if 5 lakh people are killed, East Pakistan cannot be saved".

How sure he was! We lost East Pakistan because the then government could not take appropriate action in time.

Similar situation has developed after the restoration of the National Assembly. The four provinces have declared rebellion against the Federal government.

I request those who matter to take proper action immediately or otherwise it may be too late. Today we can rectify things. Tomorrow it might not be possible even with the use of force.

IQBAL UMAR
Karachi

ڈان کے ۶ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں اقبال عمر (کراچی) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:-

میں اپنے والد صاحب کے ساتھ ۷ مارچ ۱۹۷۱ء کو مسٹر مشتاق یوسفی سے کی گئی ملاقات کبھی بھول نہیں سکتا۔

آپ اس وقت آسٹریلیشیا بنک کے مینجنگ ڈائریکٹر تھے۔ آ،ہ

باقی ص ۷ پر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد زکریا ورک

پانی ـــ ایک بیش بہا نعمت

ہمارے بزرگ آباؤ اجداد کوکا کولا پیپسی کینیڈا ڈرائی جیسی "نعمتوں" سے فیض یاب نہیں ہوتے تھے۔ وہ لوگ صرف پانی پیا کرتے تھے اور ہم سے زیادہ صحتمند تھے۔ پانی یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ہماری زمین کا تین چوتھائی حصہ پانی سے بھرا ہوا ہے اور انسانی جسم میں ۷۵ فی صد پانی ہے در حقیقت اس کرہ ارض پر ہماری زندگی ہی پانی کی مرہون منت ہے۔ دوسرے سیاروں بشمول چاند مریخ پر جو ہمارے SPACE CRAFTS جاتے ہیں تو پہلی بات ہم یہی جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ آیا وہاں پانی کے آثار ہیں یا نہیں؟ انسان خوراک کے بغیر تو زندہ کئی روز رہ سکتا ہے مگر پانی کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ پانی کے اجزاء میں آکسیجن شامل ہے اور اس آکسیجن کے بغیر ہمارا دماغ ایک منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا ہے گویا "برین ڈیڈ" ہونے کے لئے صرف ایک سے دو منٹ کا عرصہ کافی ہو سکتا ہے۔

زندگی کے بدلنے کے ساتھ ساتھ لوگ چائے اور کافی پی کر پانی جیسی نعمت کو فراموش کرتے جا رہے ہیں۔ نارتھ امریکہ میں سافٹ ڈرنک کی انڈسٹری کھربوں ڈالر کا بیوپار ہر سال کرتی ہے جوں ہی سٹور میں داخل ہو کوکا کولا اور دوسرے مشروبات کی بوتلیں آپ کو خوش آمدید کہتی ہیں۔ بچپن سے ہی بچوں کو "کوکا کولا" پیپسی، اور مکڈانلڈ ریستوران جیسے ناموں کے ساتھ برین واش کر دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے۔ ہمارا جسم ساٹھ سے ستر فی صد پانی سے بنا ہوا ہے اور بہت سے عوامل جیسے بلڈ فلو BLOOD - FLOW پٹھوں کا عمل کرنا (MUSCLE CONTRACTION) اور صحت مند خوبصورت کھال کا دار و مدار اس پانی کی نعمت پر ہے۔ پانی پینے کے بہت سارے طبی فوائد ہیں۔ یہ ہمارے جسم کے تمام اعضا اور جوڑوں کو لبری کیٹ (LUBRICATE) کرتا ہے کوئی بھی چیز جو جسم میں حرکت کرتی ہے اس کے لئے پانی اشد ضروری ہے حتیٰ کہ پھیپھڑوں کے لئے بھی پانی ضروری ہے۔ ہمارے جسم میں ہر وقت ہزاروں CHEMICAL REACTION عمل پاتے ہیں۔ ان سب کے لئے پانی کا ہونا بہت ضروری ہے۔ پانی ہی در حقیقت خوراک میں سے نکلے ہوئے NUTRIENTS اور آکسیجن کو ہمارے جسم کے مختلف خلیوں کو ٹرانسپورٹ کرتا ہے۔ پانی ہمارے جسم میں سے فضلے خارج کرنے میں بھی معاون ہوتا ہے۔ پانی پینے کی وجہ سے ہمیں پسینہ آتا ہے۔ نیز پیشاب کے ذریعہ ہمارے جسم کا درجہ حرارت برقرار رہتا ہے۔ پانی ہمارے نظام ہضم میں بھی ممد ثابت ہوتا ہے نیز یہ وہ قدرت کا بے مثال تحفہ ہے جو ہمیں BLADDER INFECTION سے محفوظ رکھتا ہے۔

ہمارے خون کا ۹۰ فی صد حصہ پانی سے بنا ہوا ہے۔ ہمارے جسم کے ۵۰ ٹریلین سیل ہر وقت پانی میں محفوظ پڑے رہتے ہیں اس لئے ہر دانا انسان کے لئے دن میں آٹھ سے دس گلاس پانی پینا اشد ضروری ہے۔ چائے، کافی، کوک، پانی کا متبادل نہیں ہیں۔ روزہ افطار کرنے کے بعد اگر انسان زیادہ چائے پیئے تو جسم DEHYDRATE ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پیشاب اور دوسرے ذرائع سے ہر روز ہمارے جسم میں سے تین کوارٹ 3QUART پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ پانی پینے کے علاوہ پانی کا ایک کثیر حصہ ہمارے جسم میں غذا کے ذریعہ آتا ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق غذا کے ذریعہ ایک کوارٹ پانی جسم میں داخل ہوتا ہے۔

نارتھ امریکہ میں ایک عام آدمی ۴۵ گیلن سافٹ ڈرنک ہر سال پیتا ہے جبکہ یہی شخص پانی صرف ۱۵ گیلن پیتا ہے بچوں، حاملہ عورتوں، دودھ پلانے والی ماؤں اور بوڑھے لوگوں کو پانی قدرے زیادہ پینا چاہیئے۔ اگر ایک شخص ۹۰ منٹ تک ورزش کرے تو اسے ایک کوارٹ پانی پینا چاہیئے۔

نارتھ امریکہ میں ایک وبا "DIET" کے نام سے بہت پھیلی ہوئی ہے۔ برصغیر ہندو پاکستان کے لوگ نارتھ امریکہ آتے ہیں تو وافر مقدار میں غذا ملنے پر ہندوستانی طریقے کے کھانے کھاتے ہیں مگر ورزش زیادہ نہیں کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وزن بے حساب بڑھ جاتا ہے اور وزن اتارنے کے لئے پھر 'DIET' شروع کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو وزن گرانا پسند کرتے ہوں ان کے لئے پانی پینا ایک بہترین علاج ہے۔ کھانے سے پہلے ایک یا دو گلاس پانی نوش فرمالیں تو بھوک جاتی رہے گی۔ یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ اگر ایک شخص مناسب مقدار میں پانی نہ پیئے تو اس کا جسم ضرورت کے مطابق پانی جسم کے اندر RETAIN کرے گا۔ ضعیف العمر لوگوں کے لئے پانی اکسیر کا رنگ رکھتا ہے کیونکہ بڑھاپے میں اکثر لوگ غذا کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے ہیں اور نشہ کے طور پر کافی زیادہ پیتے ہیں اور یوں DE-HYDERATION کا خدشہ زیادہ ہو جاتا ہے۔

موسم گرما میں ٹھنڈا پانی پینا نہایت مناسب ہے جبکہ موسم سرما میں نیم گرم پانی نوش کرنا مناسب ہوتا ہے اگر آپ چائے نشہ میں مبتلا ہیں تو صبح کے وقت ایک کپ پی لیں۔ مگر دوپہر کے بعد پانی ضرور پئیں اپنے پیشاب کا رنگ ہمیشہ دیکھتے رہیں اگر اس کا رنگ زرد ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم کو مزید پانی درکار ہے۔ اگر رنگ صاف ہو تو آپ پانی مناسب مقدار میں پی رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسمیع

طبّ و صحت

پھیپھڑوں کا کینسر

یہ ان لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ جو سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ جو سگریٹ نہیں پیتے ان میں سے اگر ۱۰۰ میں سے ایک کو ہوتا ہے تو جو لوگ سگریٹ پیتے ہیں ان میں ۱۰۰ میں سے دس کو ہوتا ہے۔ سگریٹ کے پینے سے کھانسی اور پھیپھڑوں کا کینسر اور ہارٹ اٹیک کا ہونا ثابت ہو چکا ہے اسی وجہ سے سگریٹ نوشی کرنی صحت کے لئے اچھی نہیں ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے میں دو باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو سگریٹ نوشی سے جو ہارٹ اٹیک ہوتا ہے یا کسی اور وجہ سے ہو اس سے بچا جا سکتا ہے بشرطیکہ ایک اخروٹ روزانہ کھا لیا جاوے یا آدھی چھٹانک اخروٹ ایک ہفتے میں کھا لئے جاویں۔

دوسری بات یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ میو ہسپتال میں ایک دفعہ ایک پھیپھڑوں کے کینسر کی مریضہ داخل ہوئی جو کافی سگریٹ نوشی کرتی تھی۔ پروفیسر صاحب جب راؤنڈ کرتے ہوئے اس مریضہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ مریضہ کو سانس لینے میں کچھ دقت محسوس ہو رہی ہے انہوں نے مجھے کہا، میں بھی اسی راؤنڈ میں ان کے ساتھ شامل تھا کہ اب یہ مریضہ خدا کے پاس جا رہی ہے اگر خدا کو کوئی پیغام بھجوانا ہے تو اس مریضہ کے ہاتھ بھجوا دو۔ میں نے کہا مجھے خدا کو اس مریضہ کے ہاتھ کوئی پیغام نہیں بھجوانا پھر انہوں نے کہا کہ راؤنڈ کے بعد اس کو آکسیجن لگا دینا جب میں نے اس مریضہ کو آکسیجن لگا دی اور اس کی سانس کی تکلیف کچھ کم ہوئی تو وہ ہنس کھلکھلا کر کافی دیر تک ہنستی رہی اور جب میں نے اس سے اسکے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگی کہ اسطرح سے ایک دفعہ میری ماں نے مجھے میری شادی کے وقت نتھ پہنائی تھی اور آج اسی طرح سے آپ نے مجھے آکسیجن لگا دی ہے جب میں نے اس سے سگریٹ پینے کی وجہ پوچھی جسکی وجہ سے اس کو کینسر پھیپھڑوں کا ہو گیا تھا تو کہنے لگی کہ ہاں سوسائٹی میں پرسنیلٹی بنانے کے لئے سگریٹ نوشی اچھی چیز ہے اور میں اپنی Person-ality بنانے کی خاطر سگریٹ نوشی کیا کرتی تھی بہر حال سگریٹ نہ پینے سے پھیپھڑوں کے کینسر سے بچا جا سکتا ہے

چھاتی - پتہ - انتڑیوں اور بچہ دانی

ان کے کینسر سے بچنے کے لئے موٹاپے سے بچنا چاہیئے ایسی جگہوں کے کینسر موٹے لوگوں میں زیادہ ہوتے ہیں۔ موٹاپے سے بچنے سے ان کے کینسر سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

چھاتی، انتڑیوں اور پراسٹیٹ گلینڈز کے کینسر سے بچنے کے لئے بھی گھی کا استعمال کم سے کم کرنا چاہیئے۔ اسکی وجہ سے ان جگہوں پر کینسر ہوتا ہے۔ انتڑیوں کے کینسر سے بچنے کے لئے ہائی فائبر خوراک کھانی بہتر ہے یہ خوراک ان جگہوں کے کینسر سے بچاتی ہے۔

گلے - معدے اور انتڑیوں کا کینسر

ان کے کینسر سے بچنے کے لئے پھل اور سبزیاں جن میں وٹامن اے اور سی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۸۲ میں

امۃ الغفور زوجہ شیر محمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۲/۲۲ دارالرحمت شرقی و ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۲۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۴ تولہ ۱۰ ماشہ ـــ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الغفور ۳۲/۲۲ دارالرحمت شرقی و ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبد الحکیم ۵۱/۲۲ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک چراغ دین ۲۴/۲۱ دارالرحمت شرقی و ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۸۳ میں

بسم اللہ بیگم بیوہ ملک طالب علی اعوان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت سنہ ۱۹۶۱ء ساکن ۲/۹ دارالنصر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۷-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ایک ہزار روپے۔ (۲) زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی ۔/۸۰۰۰ روپے۔ (۳) ترکہ خاوند سے شرعی حصہ ۱/۸ نقد ۔/۸۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بسم اللہ بیگم ۲۱/۹ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ میاں الیاس احمد وصیت نمبر ۲۵۴۹۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ غلام قادر وصیت نمبر ۱۹۷۷۷۔

مسل نمبر ۲۸۹۸۴ میں

عبد الحئی ولد ہومیو ڈاکٹر عبد الباری صاحب قوم ـــ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۷ گولبازار ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۲-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبد الحئی ۵/۷ گولبازار ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ صوبیدار صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ ارشد احمد فاروقی منور شوز سٹور گولبازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۸۵ میں

صوفی احمد یار ولد محمد ذکریا صاحب قوم چدھڑ پیشہ مزدوری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد حلقہ عزیز آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۸ مرلہ مالیتی ۔/۷۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ صوفی احمد یار محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سلطان محمد ادریس کارکن دفتر الوصیت۔ گواہ شد نمبر۲۔ صوفی عبد الغفور وصیت نمبر ۱۴۳۸۵۔

موصیان کرام

○ قواعد کی رو سے اگر چھ ماہ تک بقایا دار ہوں تو وصیت پر زد پڑ سکتی ہے اسلئے ایسے موصیان جنکے بقایاجات چل رہے ہیں جلد از جلد ادا کر کے اپنے بقایا ختم کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ سال ۹۳-۱۹۹۲ء ختم ہو چکا ہے ابھی اندراجات ہو رہے ہیں۔ تمام موصیان کے حسابات اللہ نے چاہا تو ماہ اگست سے ارسال کئے جائیں گے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ: صفحہ ۵

سے ایک مشورے کے لئے ملاقات کی تھی اور یہ وہ وقت ہے جب مشرقی پاکستان کے حالات خراب ہو رہے تھے۔ ایک خاص سوال کے سلسلے میں مسٹر یوسفی نے کہا۔ حاجی صاحب یکم مارچ کو صرف ۵ سے ۱۰ افراد کی ہلاکت سے حالات سدھر سکتے تھے۔ لیکن اب یعنی ۷ مارچ کو بہت دیر ہو چکی ہے۔ اب اگر پانچ لاکھ افراد کی جانیں بھی تلف کر دی جائیں تو مشرقی پاکستان کو بچایا نہیں جا سکتا۔ وہ نہایت یقین کے ساتھ یہ بات کہہ رہے تھے۔

ہم مشرقی پاکستان سے اس لئے ہاتھ دھو بیٹھے کہ اس وقت کی حکومت مناسب اقدام نہ کر سکی۔

قومی اسمبلی کی بحالی کے بعد ویسے ہی حالات پھر رونما ہو چکے ہیں چاروں صوبوں نے وفاقی حکومت سے "بغاوت" کا اعلان کر دیا ہے۔

جو لوگ کچھ کر سکنے کے قابل ہیں میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فوری طور پر کچھ کریں ورنہ بات دُور نکل جائے گی۔ اور دیر ہو جائے گی۔ آج ہم معاملات کو سدھار سکتے ہیں۔ کل طاقت کے بل بوتے پر بھی ایسا کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

بقیہ: صفحہ ۶

ہوں کھانا بہتر ہیں۔ بند گوبھی کھانا بھی مفید ہے اور ایسی سبزی جس کو دھواں نہ لگا ہو بہتر ہے۔

جگر اور منہ کا کینسر

شراب نوشی سے اگر بچا جاوے تو ان جگہوں کے کینسر نہیں ہوتے یا کم سے کم ہوتے ہیں۔

کینسر کا علاج بہت مہنگا ہے، لمبا ہے تکلیف دہ ہے۔ احتیاط جتنی کی جا سکے بہتر ہے تاکہ اس سے بچا جا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۹ ر جولائی۔ آج دھوپ نکل آئی ہے۔

○ صدر غلام اسحٰق خان اور وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اپنے اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ سبکدوش ہونے والے وزیر اعظم نے اپنے استعفیٰ سے پہلے سبکدوش ہونے والے صدر کو قومی اسمبلی توڑنے کی سفارش کی جسے صدر نے منظور کر لیا اور قومی اسمبلی توڑ دی گئی۔

○ ملک میں عام انتخابات اکتوبر میں ہوں گے قومی اسمبلی کا انتخاب ۶ ر اکتوبر کو اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ۹ ر اکتوبر کو ہونگے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے قائمقام صدر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ اسی طرح مسٹر معین اے قریشی نے جو بینکر ہیں نگران وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔

○ قومی اسمبلی توڑے جانے کے بعد چاروں صوبوں کی اسمبلیاں بھی توڑ دی گئی ہیں (صوبہ پنجاب اور سرحد کی اسمبلیاں پہلے ہی توڑی جا چکی تھیں) اور سابقہ گورنر صاحبان اور وزرائے اعلیٰ بھی ہٹا دیئے گئے ہیں چاروں صوبوں میں غیر جانبدار گورنر اور وزرائے اعلیٰ مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

○ ریٹائرڈ جنرل محمد اقبال کو پنجاب کا، حکیم محمد سعید کو سندھ کا ریٹائرڈ جنرل خورشید کو سرحد کا اور بریگیڈیئر ریٹائرڈ رحیم درانی کو بلوچستان کا گورنر مقرر کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح شیخ منظور الٰہی کو پنجاب کا نگران وزیر اعلیٰ، پیر مظہر علی شاہ کو سندھ کا، اور نصیر الدین مینگل کو بلوچستان کا وزیر اعلیٰ مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ ایک تجزیہ نگار نے لکھا ہے کہ ضیاء الحق کے سیاسی وارث آپس میں لڑ کر اقتدار سے باہر ہو گئے۔ اس سارے کھیل میں جیتنے والی صرف پیپلز پارٹی اور محترمہ بے نظیر بھٹو ہیں۔ فوج نے سیاستدانوں کے پیدا کردہ بحران کو ختم کر کے نہ صرف مارشل لاء لگانے کا فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ ملک کو نئی جمہوری زندگی بھی دے دی۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے اپنے استعفیٰ سے تھوڑی دیر قبل ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر عوام سے خطاب کیا اور کہا کہ میں کسی دباؤ کی بناء پر اقتدار نہیں چھوڑ رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پر نہ کوئی دباؤ ہے نہ فوج نے مداخلت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل وحید ہماری مدد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ملکی مفادات کے لئے قربانی دے رہا ہوں۔

○ کراچی، حیدر آباد، سکھر، لاڑکانہ، شکارپور، سانگھڑ، گھوٹکی، نواب شاہ ٹنڈو جام، مورو اور ہالہ میں اتوار کے روز بموں کے دھماکے کئے گئے۔ شرپسندوں نے ۵ گاڑیاں چھین لیں کورنگی میں ریلوے پولیس آفیسر کو گولی مار دی۔ قائد آباد میں قانون نافذ کرنے والے ادارے کی چوکی پر بم پھینکا گیا۔ عزیز آباد میں ایم کیو ایم کے الطاف حسین کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا گیا اور دو درجن سے زائد کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ حیدر آباد میں سخت حفاظتی انتظامات اور غیر اعلانیہ کرفیو کے باوجود ایک گاڑی کو آگ لگا دی گئی۔ رینجرز کی گاڑی پر پٹاخہ بم پھینکا گیا۔ ٹنڈو جام تھانے پر بھی بم پھینکا گیا سانگھڑ پولیس لائن میں دھماکے سے ایک کانسٹیبل ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

○ دریائے چناب اور راوی نے مختلف مقامات پر سیلابوں سے تباہی مچادی ہے۔

کیور۔ٹو سسٹم

سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟

لٹریچر مفت

ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

کیور۔ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

She... ...ational Ltd., Lahore-Karachi.